بسم اللہ الرحمن الرحیم

**کتاب الوعظ والتذکیر**

سلسلۂ اِشاعت: (۵٦)

# آخرت کے لئے جدوجہد

خطاب:


حضرت مولانا مفتی سید محمد سلمان صاحب منصورپوری

اُستاذ حدیث وفقہ دارالعلوم دیوبند


جمع وضبط:


(مفتی) عبدالرحمٰن قاسمی بنگلوری

مدرسہ دارالتوحید بنگلور



ناشر

المرکز العلمي للنشر والتحقیق

لال باغ مرادآباد

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَذَکِّرْ فَاِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ. [الذّٰریٰت: ۵۵]
(اور مسلسل نصیحت فرماتے رہئے؛ کیوں کہ نصیحت ایمان والوں کو نفع دیتی ہے)

# کتاب الوعظ والتذکیر

سلسلۂ اِشاعت: (۵۶)

| | | |
|---|---|---|
| موضوعِ خطاب | : | آخرت کے لئے جدوجہد |
| خطاب | : | حضرت مولانا مفتی سید محمد سلمان صاحب منصور پوری |
| مقام | : | جامعۃ الشیخ اسعد المدنی الاسلامیہ، اے بھارگرین سٹی میراپارا، سلہٹ، بنگلہ دیش |
| تاریخ | : | ۱۷؍ربیع الاول ۱۴۴۴ھ مطابق ۱۴؍اکتوبر ۲۰۲۲ء بروز پیر |
| دورانیہ | : | ۳۰؍منٹ تقریباً |
| جمع وضبط | : | (مفتی) عبدالرحمٰن قاسمی بنگلوری |

آڈیو بیانات سننے کے لئے درج ذیل لنک ملاحظہ کریں:
www.youtube.com/c/ALTAZKEER
www.attablig.com/MUFTI-SALMAN

الحمد للّٰہ نحمدهٗ ونستعينهٗ ونستغفرهٗ ونؤمن بہٖ ونتوكّل عليه، ونعوذ باللّٰہ من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا، من يهده اللّٰہ فلا مضل لهٗ، ومن يضلل فلا هادي لهٗ، ونشهد أن لا إلٰه إلا اللّٰہ وحده لا شريك لهٗ، ونشهد أن سيدنا وحبيبنا وسندنا وشفيعنا وإمامنا ومولانا محمدًا عبده ورسوله، صلى اللّٰہ تبارك وتعالىٰ عليه وعلىٰ آلہٖ وأصحابہٖ وذرياتہٖ وبارك وسلّم تسليمًا كثيرًا كثيرًا، أما بعد.

فَأَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ، وَّاتَّقُوا اللّٰہَ، اِنَّ اللّٰہَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ [الحشر: ١٨] صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ.

*معزز علماء کرام، طلبۂ عزیز اور قرب وجوار سے آنے والے فرزندانِ توحید، بزرگو اور بھائیو!*

آج اِس مبارک جگہ میں حاضر ہو کر اور اِس کو آباد اور شاداب دیکھ کر دل کو بہت مسرت اور خوشی ہو رہی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا جس قدر بھی شکر بجالایا جائے کم ہے کہ اُس نے کمزوروں کو مختصر وقت میں اِس کام کو یہاں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائی۔

اللہ تعالیٰ اِس محنت کو بے حد قبول فرمائیں اور اِس ادارہ کو دِن دونی رات چوگنی ترقیات سے مالا مال فرمائیں، آمین۔

آپ کا یہ علاقہ خاص طور پر شیخ العرب والعجم شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نوراللہ مرقدہٗ کی سالہا سال کی محنت، جاں فشانی اور قربانیوں کی وجہ سے اپنی الگ پہچان اور امتیاز رکھتا ہے۔ یہاں کے عوام وخواص میں دین اور اہلِ دین سے جو والہانہ تعلق ہے؛ وہ دوسری جگہوں پر بہت کم نظر آتا ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نوراللہ مرقدہٗ اپنے اُستاذِ معظم شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مالٹا میں قید ہونے سے پہلے مدینہ منورہ میں مقیم تھے، ۱۶-۱۷ ؍سال آپ نے مسجدِ نبویؐ میں درس وتدریس کی خدمات انجام دیں۔ اور پھر بالقصد اپنے اُستاذِ محترم کے ساتھ مالٹا میں قید کئے گئے، اُس کے بعد ۱۹۲۰ء میں جب مالٹا سے رہائی ہوئی اور ہندوستان واپس تشریف لائے، تو اگر آپ چاہتے تو دوبارہ مدینہ منورہ واپس چلے جاتے؛ لیکن آپ نے اپنے اُستاذ گرامی قدر حضرت شیخ الہند نوراللہ مرقدہٗ کی خواہش پر ہندوستان میں رہ کر ملتِ اسلامیہ کی خدمت کا فیصلہ فرمایا۔

اُس وقت کلکتہ کے ایک قومی مدرسہ میں ''شیخ الحدیث'' کی ضرورت تھی، تو آپ حضرت مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ کی طلب اور حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر کلکتہ تشریف لے گئے۔ بعد اَزاں مختلف وجوہ سے اہل سلہٹ کے اصرار پر یہاں تشریف لاکر ''خلافت ہاؤس'' میں درسِ حدیث کا سلسلہ جاری فرمایا، اور مسلسل ۶ ؍سال (از: ۱۳۴۰ھ-تا-۱۳۴۶ھ) یہاں مقیم رہے۔

ذرا غور کریں! کہاں یوپی کا علاقہ اور کہاں سلہٹ؟ سینکڑوں میل کا فاصلہ! زبان بھی الگ، رہن سہن کے انداز میں بھی فرق؟ اور اُس زمانہ میں آنے جانے کی ایسی سہولتیں بھی نہیں تھیں

جیسی آج ہیں؛ لیکن حضرت نے دین کی سربلندی کی خاطر اِن تمام باتوں کونظرانداز کرتے ہوئے یہاں رہنے کا فیصلہ فرمایا۔

اور پھر ۱۳۴۶ھ میں جب دارالعلوم دیوبند میں آپ کا تقرر ہوگیا اور ضرورت اِس کی متقاضی ہوئی کہ آپ مادرِعلمی میں تشریف لے جائیں، تو آپ نے سلہٹ والوں کے اِصرار پر ہر سال یہیں ''نئی سڑک'' کی تاریخی مسجد میں رمضان المبارک گذارنے کا اِرادہ فرمایا، اور تقسیم ملک تک مسلسل ۲۲ رسال اِس وعدہ کو پوری طرح نبھاتے رہے۔

رمضان المبارک میں آپ کا سلہٹ کا قیام بڑا بابرکت ثابت ہوا، اِس کی بدولت علاقہ میں جابجا مدارس ومکاتب قائم ہوئے، بستی بستی علم کی روشنی پھیلی، جابجا علماء اور حفاظ نظر آنے لگے، اور دین داری کی فضا بنی۔

دعوت واِصلاح کی غرض سے آپ مشقت اُٹھا کر گاؤں گاؤں تشریف لے گئے، ندی نالوں کو پار کیا، اور وہاں راتیں گذاریں، جس کا ثمرہ یہ ظاہر ہوا کہ یہ پورا علاقہ حضرت شیخ الاسلامؒ کے فیض سے روشن اور منور ہوگیا۔

اور حضرت کے وصال کے بعد آپ کے جانشین اور آپ کی وراثتوں کے اَمین، فدائے ملت حضرت مولانا سید اسعد صاحب مدنی نوراللہ مرقدہٗ بھی یہاں بار بار تشریف لاتے رہے، ہر سال آپ کا طویل دورہ ہوتا تھا، جس کی وجہ سے وہ تعلق جو حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کا اِس علاقہ سے قائم ہوا تھا وہ اور بڑھتا گیا، اور اُس میں کوئی کمی نہیں آئی، فالحمد للہ۔

بلاشبہ یہ حضرت کی بہت بڑی قربانی ہے اور ہم اپنے ساتھیوں سے کہا کرتے ہیں کہ ہم لوگ جس زمانہ میں ہیں، یہ تو سہولتوں اور آسائشوں کا زمانہ ہے۔

ایئر کنڈیشنوں اور اچھی گاڑیوں کا زمانہ ہے۔

ہوائی جہاز کا زمانہ ہے۔

آج دنیا میں آنا جانا نسبۃً آسان ہے۔

قیام کرنے کی بھی ہر طرح کی سہولیات میسر ہیں۔

لیکن ہمارے بزرگوں نے جس زمانہ میں خدمات انجام دی ہیں، اُس وقت سڑکوں کا حال خراب تھا۔

اچھی سواریاں میسر نہ تھیں۔

کسی قریہ میں جانا آنا آسان نہ تھا۔

لیکن اِن حضرات نے صرف اِسلام کی سربلندی اور دین کی بقا کے لئے ہر تکلیف کو جھیلا اور ہر طرح کی قربانیاں پیش فرمائیں، فجزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

اِس لئے اِس بات کی سخت ضرورت محسوس ہوتی تھی کہ حضرت فدائے ملت رحمۃ اللہ علیہ کے متعلقین کے لئے حضرت کے نام پر کوئی ایسی مِل بیٹھنے کی جگہ اور مرکز بنایا جائے جہاں حضرتؒ کے فیوض وبرکات کو عام کرنے کے لئے مشورے ہوں، اور جن افکار کو آپ نے دنیا میں رہتے ہوئے عام کرنے کی کوشش کی ہے اُن کو آگے بڑھانے پر محنتیں کی جائیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جب کسی بندہ کی محنتوں کو قبول فرماتے ہیں تو اُس کے لئے ویسے ہی اسباب بھی غیر متوقع طور پر فراہم ہوجاتے ہیں، یہ اِدارہ بھی جو ''**جامعة الشيخ أسعد المدني الإسـلامية**'' کے نام سے آج ایک اُبھرتے ہوئے درخت کی شکل میں ہمارے سامنے ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ کے اِسی دستور کا مظہر ہے۔

آج سے ۳؍سال پہلے کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ یہاں اِس طرح سے دین کی مجلسیں سجائی جائیں گی۔

لوگوں کا اُس کی طرف رجوع ہوگا۔

''لا الٰہ الا اللہ'' کی ضربوں کی آوازیں آئیں گی۔

قرآنِ پاک پڑھا اور پڑھایا جائے گا۔

اور دین کی باتیں سنی سنائی جائیں گی۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا اور خصوصاً خلیفہ فدائے ملت حضرت مولانا مفتی رشید مقبول صاحب زید مجدہم اور اُن کے اَحباب ومعاونین تو کلًا علی اللہ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے غیب سے نصرتیں فرمائیں اور مسلسل فرمارہے ہیں۔

اگر زندگی رہی تو آپ دیکھیں گے کہ یہ درخت جو آج ابتدائی مرحلہ میں ہے، جلد ہی ایک تناور اور بڑا سایہ دار درخت بنے گا، جس کے نیچے سے اِیمان ویقین کی ٹھنڈی ہوائیں چلیں گی، اور جس کی خوشبو سے پورا علاقہ معطّر ہوگا۔ اور جن اکابر کی محنتوں سے یہ رونقیں ہمیں نظر آ رہی ہیں اُن کے لیے یہ ادارہ صدقۂ جاریہ بنے گا، اِن شاءاللہ العزیز۔

لیکن ہمیں بہرحال دین کے ہر کام میں آخرت کی قبولیت کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے۔ اگر ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کام کریں گے تو وہ کام پھلے پھولے گا اور آگے بڑھے گا، اور ہمارے لئے سرخ روئی کا ذریعہ بنے گا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے یہاں نیت دیکھی جاتی ہے، دعویٰ نہیں دیکھا جاتا؛ گویا کہ محض دعوے کی کوئی حیثیت نہیں ہے، اصل چیز نیت کی درستگی ہے، کہ ہم کس نیت سے کام کر رہے ہیں؟

کیا بورڈ اور لیبل لگا ہوا ہے یہ نہیں دیکھا جائے گا؛ بلکہ یہ دیکھا جائے گا کہ کرنے والا کس نیت اور اِرادے سے کام کر رہا ہے؟

اگر وہ نیت صحیح اور صادق ہے، تو ضرور اُس کا اچھا ثمرہ نکل کر رہے گا، اور اُس کو بقاء دوام حاصل ہوگا۔

حضرت اِمام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''المؤطا'' کے تناظر میں فرمایا تھا کہ: ''مَا كَانَ لِلّٰهِ بَقِيَ'' (یعنی جو کام اللہ کے لئے کیا جاتا ہے وہ باقی رہتا ہے) چاہے وہ دیکھنے میں چھوٹا ہی کام کیوں نہ ہو۔

## دارالعلوم دیوبند کا فیض

مثلاً ماشاءاللہ آج دارالعلوم دیوبند اُس کی عمارتیں، اُس کا تعلیمی نظام، اُس کا مالیاتی نظام

بڑا وسیع ہو چکا ہے، ایک مستقل پوری حکومت معلوم ہوتی ہے؛ لیکن جب اُس کا آغاز ہوا تھا تو کہتے ہیں کہ محض ایک اُستاذ اور ایک شاگرد کا اجتماع تھا۔ نہ کوئی الگ عمارت تھی اور نہ کوئی دفتر، نہ کوئی باقاعدہ انتظام؛ بس چھتہ کی مسجد میں ایک پیڑ کے نیچے مدرسہ شروع کردیا گیا۔

مگر شروع کرنے والوں کے دلوں میں کیسا اخلاص تھا؟ اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کا کیسا جذبہ تھا کہ وہ چراغ جو چھتہ کی مسجد میں روشن کیا گیا تھا، اُسی ایک چراغ سے لاکھوں چراغ جل اُٹھے۔ اور پوری دنیا میں اُس کی لَو پھیل گئی اور صحیح دین لوگوں کے سامنے آیا۔

تو خلاصہ یہ کہ اگر آدمی کا جذبہ صادق اور درست ہو تو وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ اُس میں ضرور برکتیں فرمائیں گے۔ شورش کاشمیری کا شعر ہے کہ:

گونجے گا چار کھونٹ میں نانوتویؒ کا نام
بانٹا ہے اُس نے بادۂ عرفانِ مصطفیٰؐ

لہٰذا اللہ تبارک وتعالیٰ سے بہرحال خیر کی اُمید رکھنی چاہئے، اور اپنی نیتوں کو درست رکھنے کا اہتمام ہونا چاہئے۔

## تزکیہ کی ضرورت

تاہم نیتوں کی درستگی کے لئے تزکیہ کی ضرورت ہے، یعنی ایسے ماحول اور اَعمال کی ضرورت ہے، جن سے دل صاف، مجلّٰی اور مزکّٰی ہو جائے، جب تک دل مزکّٰی نہیں ہوگا تو آدمی کی نیت درست نہیں ہوسکتی۔

اِس کے لئے ضروری ہے کہ آدمی خانقاہوں کے نظام میں کچھ وقت گذارے، جس میں صرف اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہونے کے علاوہ اور کوئی بات موضوعِ بحث نہ ہو۔

نیک لوگوں کے ساتھ وقت گزرے گا۔
نیک اَعمال میں گزرے گا۔
تو اُس کا اثر آدمی کی طبیعت پر ضرور پڑے گا۔

چناں چہ اِس ادارہ کے قیام کا ایک اہم مقصد یہ بھی ہے کہ اِس کو تزکیہ اور دلوں کی صفائی کا مرکز بنانا ہے۔

حضرت فدائے ملت رحمۃ اللہ علیہ جس مشن کو لے کر بستی بستی اَسفار فرماتے رہے، اُسی مشن کو ہمیں سامنے رکھنا ہے۔

الحمد للہ یہاں ماہانہ اِصلاحی مجلسوں کا سلسلہ ہے، نیز رمضان المبارک میں اعتکاف کا معمول ہے، تو اگر حسنِ نیت کے ساتھ یہ کام جاری رہیں گے تو اللہ تعالیٰ اُس کے اثرات اور ثمرات کو مزید بڑھائیں گے۔

## آخری منزل کا استحضار

اور ہم سب کو اپنے تمام کاموں کے اندر آخرت کو کبھی بھی فراموش نہیں کرنا چاہئے؛ اِس لئے کہ ہماری آخری منزل آخرت ہی ہے، دنیا تو محض ایک گذرگاہ ہے؛ گویا کہ یہ پلیٹ فارم ہے، موت کی گاڑی آنے والی ہے، کس کی کب آجائے یہ کسی کو پتہ نہیں ہے۔

اور آخرت کی منزل اتنی دور ہے کہ وہاں جا کر نہ کوئی واپس آیا ہے اور نہ آسکتا ہے، اور اُس منزل میں اچھائی یا بُرائی، راحت یا پریشانی کا مدار اِس دنیا کی زندگی پر ہے، اگر ہم ابھی سے اگلی زندگی کے لئے تیاری کا اہتمام رکھیں گے، تو کل ہمیں شرمندگی کا سامنا کرنا نہیں پڑے گا۔

اور اگر دنیا کی زندگی غفلت میں گذر گئی، تو بعد میں شرمندگی کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہوگا۔

اِس لئے ہم میں سے ہر شخص کو چاہئے کہ دنیا کی زندگی صحیح عقیدے اور صحیح اَعمال کے مطابق گذارے۔

اللہ تعالیٰ نے جو عبادتیں فرض فرمائی ہیں اُن کی اَدائیگی کا اہتمام ہو۔

ہم میں سے کسی آدمی کی کوئی فرض نماز وقت سے بے وقت نہ ہو۔

اور مرد حضرات نماز باجماعت مسجد میں جا کر اَدا کریں، اور عورتیں گھر میں اول وقت میں پڑھیں۔

اِسی طرح رمضان کے روزے اہتمام کے ساتھ رکھے جائیں، پورے مسلم معاشرہ کو روزہ دار بنانے پر محنت کی جائے۔

اور جو لوگ سرمایہ دار اور اہلِ ثروت ہیں، وہ حساب لگا کر اپنے مال کی زکوٰۃ اَدا کریں، اور صدقہ وخیرات میں بھی کمی نہ کریں۔

اللہ نے وسعت، طاقت، قوت اور صحت دی ہے تو حج کو جائیں، اُس میں بلا وجہ تاخیر نہ کریں۔

نیز ہمارے اُوپر کسی کا کوئی مالی حق ہو، تو اُس کو دنیا میں ہی اَدا کرنے کا اہتمام کریں۔

اِسی طرح وراثت میں شریعت کے حساب سے جس کا جو حصہ نکلتا ہے اُس کو دینے میں کوئی کوتاہی نہ کریں۔

بھائیوں پر لازم ہے کہ بہنوں کے حقوق اَدا کریں۔

ماں کا جو حصہ بنتا ہے وہ ماں کو پہنچائیں۔

اور باپ کا جو حصہ بنتا ہو وہ باپ کو دیا جائے۔

پورے معاشرہ کا یہی ماحول بننا چاہئے۔

چندروزہ دنیاوی مفادات کے لئے خیانت اور بے اِیمانی کرنا اور دوسرے کے مال کو ہڑپ کرلینا، یہ آخرت کے اعتبار سے بڑے نقصان کی بات ہے۔

اِسی طرح خیر کے کاموں میں ہمیں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے، مسجد ہو، مدرسہ ہو، غریب غرباء کی مدد ہو، اگر اللہ نے ہمیں مالی وسعت دی ہے تو ہم اِن جگہوں پر خرچ کرکے آخرت میں اپنے لئے ذخیرہ جمع کریں۔

سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ آدمی کہتا ہے: ”مَالِيْ، مَالِيْ“ (میرا مال میرا مال) حالاں کہ حقیقی مال تو بس تین ہیں: ”مَا أَكَلَ فَأَفْنٰى، وَمَا لَبِسَ فَأَبْلٰى، أَوْ أَعْطٰى فَاقْتَنٰى، وَمَا سِوَى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ“. (صحيح مسلم / كتاب الزهد رقم: ۲۹۵۹) (یعنی جو کھا پی کے برابر کیا، اور جو پہن کر پرانا کیا وہ اور جو اللہ کے پاس جمع کردیا وہ کام

آئے گا، اور اِن کے علاوہ مال یا تو فنا ہوجائے گا یا دوسرے لوگوں کے پاس چھوڑ کر جانا پڑے گا)

توہم سب کو اپنی آخرت کی فکر کرنی چاہئے، اور اُس کے لئے تیاری جاری رکھنی چاہئے۔

چناں چہ جو آیت شروع میں آپ کے سامنے پڑھی گئی ہے، اُس میں اللہ تعالیٰ نے یہی حکم دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ، اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ [الحشر: ١٦] (اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر آدمی غور کرے کہ کل قیامت کے لئے اُس نے پہلے سے کیا انتظام کر رکھا ہے؟ اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ تعالیٰ کو خبر ہے اُن تمام باتوں کو جو تم کرتے ہو)

یعنی وہاں دھوکا نہیں چلے گا کہ چارٹ بنا کر لے جاؤ کہ میں نے یہ کیا، وہ کیا، یہ سب کچھ نہیں چلے گا؛ بلکہ صحیح کیا ہے وہی رہے گا، اور جھوٹا دعویٰ قبول نہیں ہوگا، اِس لئے اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ سے درست رکھنے کی فکر ہر وقت ہونی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ اِس مجلس کو بے حد قبول فرمائیں، اِس ادارہ کو غیب سے دن دونی رات چوگنی ترقیات سے مالا مال فرمائیں، ہمارے تمام اکابر کی قبروں کو نور سے منور فرمائیں، اور اُن کے لئے رفع درجات کے فیصلے فرمائیں، اور ہم سب کو اُن کے نقشِ قدم پر چلائیں، آمین۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.